سلام

م۔ر۔عابد

میرے حسینؑ تیری 'نہیں' ہے تو ہاں! نہیں
فکر بشر پہ ثبت ہوئی یہ عیاں 'نہیں'

میرا یہ شہر کرب کی راہیں سمیٹے ہے
میرا تو شہر جلتا ہے لیکن دھواں نہیں

'چھوٹا وطن حسینؑ غریب الدیار سے'
کتنی جلی ہے نقشِ زمان و مکاں 'نہیں'

کعبہ بھی اب تو قبلہ ایماں سے چھٹتا ہے
کیا اب کوئی حسینؑ کی جائے اماں نہیں

ہاں کربلا ہے معنی والعصر دوستو
اس نے دکھا دیا کہ کہاں پر زیاں نہیں

شب بھر اجل سے گفتگو کرتا رہا ہے حر
لکھا قضا نے ہاں وہ 'نہیں ہاں' وہ 'ہاں نہیں'

ہونے کو تھی جو صبح تو حر اٹھ کھڑا ہوا
اور دے گیا نصیبِ ستم کو تپاں 'نہیں'

تیرِ جفا کی زد پہ ہے بے شیر الاماں
کوئی ہے؟ حرملہ سے کہے اک زباں' نہیں!

اے حرملہ! ترا یہ نشانہ خطا ہوا
دیکھ اب کہاں تبسمِ لب ہے، کہاں نہیں؟

ذہنِ بشر کی شل ہوئی پرواز نے کہا
''آساں مرے حسینؑ ترا امتحاں نہیں''

لیکن گواہ عصر کا سجدہ ہے سر بسر
مشکل کوئی حسینؑ تجھے امتحاں نہیں

زینب کے خطبے سج گئے تفسیر کربلا
زینب کے آگے سہے ستم کے زباں نہیں

اہل حرم کو کرکے رہا کہہ گیا ستم
اب دستِ ظلم میں کوئی تاب و تواں نہیں

دیکھا ہے ہم نے قصر یزیدی میں زلزلہ
کیسی مہیب ہوگئی آتش فشاں 'نہیں'

بکھری ہوئی حیات کا سودا بھی کیا کریں
دیکھو فریب مسلکِ ہندوستاں نہیں

ایک 'نہیں'

یوں لکھ دیا حسینؑ نے روح رواں 'نہیں'
فکر بشر پہ ثبت ہوئی یہ عیاں 'نہیں'

ہاں روح انقلاب بنی ہے یہ اک 'نہیں'
گہری ہوئی وہ نقش زمان و مکاں 'نہیں'

ہے اشتہار جورِ شکستہ کا یہ 'نہیں'
رستے ہوئے لرزتے ستم کی تکاں 'نہیں'

تاریخ ساز وہ ہے نقیب زماں 'نہیں'
وہ روح انقلاب ہوئی بے زباں 'نہیں'

وہ اعتبار صبر و صداقت کی جاں 'نہیں'
وہ عظمت حقیقت وحق آستاں 'نہیں'

وہ اضطراب جبر کی گویا سناں 'نہیں'
جور و جفا کے واسطے ضرب گراں 'نہیں'

جس نے ہلا دی ظلم کی بنیاد وہ 'نہیں'
یعنی کھلے شعور کی اک داستاں 'نہیں'